اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل لاہور
یوم پنجشنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ
۳ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۳۰ احسان ۱۳۲۸ ہش	۳۰ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۴۹

درخواست دعا

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔ عزیزم عبداللہ خاں کی صحت میں ترقی ہو رہی ہے۔ مگر حرارت پھر شروع ہے۔ جو دل کی وجہ سے ہی ہے۔ دل میں بھی کمزوری گو وقفہ کے ساتھ مگر ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ چونکہ بیماری کا حملہ نہایت درجہ شدید تھا۔ اور خود بڑے بڑے ڈاکٹر ان کا سلامتی سے گذر جانا ان کی ایسی حالت میں اب تک بھی ایک معجزہ گنتے رہتے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت و صحابہ کرام سے التجا ہے۔ کہ ماہ رمضان المبارک میں خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ خود عزیزم عبداللہ خاں کا پیام ہے۔ کہ میں اپنے سب بھائی بہنوں کا نہایت ہی ممنون ہوں۔ جنہوں نے اب تک میرے لئے اس قدر دعائیں کیں اور ہمدردی و محبت کا بہترین نمونہ دکھایا۔ میرے لئے یہ دعا بھی فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے پوری صحت دے کہ میری اس نئی زندگی کو مفید و مبارک بنائے۔ اور میرے وجود کو اس نے اپنے کرم سے قائم رکھنا پسند فرمایا ہے۔ تو اس کو فائدہ مند اور خادم دین و خلق بنا کر سلامتی بخشے۔ اور میری پیاری بچی قدسیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے (مبارکہ) اور میرے بچوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ جن کی مجھے بہت ہی زیادہ ضرورت ہے۔ خدا آپ سب کو جزائے خیر دے

(مبارکہ بیگم)

متروکہ جائیدادوں کے متعلق آرڈیننس پاس کرکے ہندوستان نے بین المملکتی معاہدوں کی عمداً خلاف ورزی کی ہے

اسکی رو سے ہر مسلمان کو پناہ گزیں قرار دیکر اسکی جائیداد پر قبضہ کیا جاسکتا ہے

کراچی ۲۹ جون۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ اور متروکہ جائیدادوں سے متعلقہ بین المملکتی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے لیڈر چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں نے اخباروں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کا تارکین وطن کی متروکہ جائیدادوں پر قبضہ کرلینے کا تازہ آرڈیننس بین المملکتی معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور پناہ گزیں کی اصطلاح کے مفہوم میں جو وسعت پیدا کی گئی ہے۔ اس سے جنوری ۱۹۴۹ء کی بین المملکتی کانفرنس کے معاہدوں کی عمداً خلاف ورزی اور ان کو عملی جامہ پہنانے سے عمداً پہلوتہی کی شہادت ملتی ہے۔ آپ نے کہا۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت اور اسکی تقلید میں صوبائی حکومتوں کی تائید نے کراچی کے سمجھوتوں پر عمل کرنا ناممکن بنا دیا ہے۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں نے اس آرڈیننس کی دفعات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اس میں لفظ پناہ گزیں کے اتنے وسیع معنے کردیئے گئے ہیں۔ کہ اسکی رو سے ہر مسلمان کو پناہ گزیں قرار دے کر متروکہ جائیدادوں کا محافظ افسران پر قبضہ کرسکتا ہے۔ لیکن بمبئی کی حکومت نے تو اس سے بھی بڑھ کر قدم مارا ہے۔ اس کے آرڈیننس کی رو سے تو اگر کوئی مسلمان بمبئی سے باہر کہیں دوسرے ہندوستانی صوبے میں بھی جا بسے۔ متروکہ جائیدادوں کا محافظ جب بھی اسکی جائیداد پر قبضہ کرسکتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس سے کسی نہ کسی حیلے سے مسلمانوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا منظور ہے۔ ایسا ہندوستانی مسلمان پھر پاکستان آنا شروع کردیں گے۔ آپ نے کہا۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جب کراچی کے سمجھوتوں پر عمل کرنا مقصود تھا۔ اس وقت حکومت ہندوستان پناہ گزینوں کی اس نئی تعریف سے متعلقہ آرڈیننس بنانے میں مصروف تھی۔ پھر اسکی اطلاع اس نے حکومت پاکستان کو قطعاً نہیں دی۔ بمبئی کی حکومت کے آرڈیننس کی اطلاع بعض غیر سرکاری ذریعہ سے ملی۔ اور حکومت ہندوستان کے آرڈیننس کی اطلاع بین المملکتی کانفرنس کی اطلاع صرف ایک ہفتہ پہلے معلوم ہوئی۔ ہندوستان کا یہ قدم سخت قابل اعتراض ہے۔ اور اس کے ہوتے ہوئے کسی نئے سمجھوتے کی بات چیت کرنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان کے لوگوں میں اس سے سخت غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ پاکستانی وفد نے کہا۔ جب تک اس آرڈیننس کی قابل اعتراض دفعات اڑا نہیں دی جاتیں۔ حکومت پاکستان مزید سمجھوتے کی بات چیت نہیں کریگی۔ لیکن ہندوستانی وفد اس معاملے میں بالکل مجبوری کا اظہار کرتا رہا۔ اور اس نے بتایا کہ مغربی بنگال اور آسام کے علاوہ حکومت ہندوستان اسے سارے ہندوستان میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ چونکہ اس صورت حالات میں مزید گفت و شنید جاری رکھنا فضول اور بیکار تھا۔ لہٰذا کانفرنس ختم ہوگئی۔ اور ہندوستانی وفد واپس نئی دہلی چلا گیا۔

سری نگر ۲۹ جون۔ آج سری نگر میں اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کا ایک گھنٹے تک اجلاس ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان سے مطلوبہ توضیحات لانے والے ارکان کمیشن مسٹر … اور مسٹر کالفین کے پہنچنے پر رات کے وقت کمیشن کا ایک اور اجلاس ہوگا۔

روسی اقتصادی مشن کی آمد

کراچی ۲۹ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان سے تجارتی معاہدے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے روس کا ایک اقتصادی مشن پاکستان آرہا ہے۔ گو سرکاری طور پر اسکی آمد کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ تاہم کہا یہی جاتا ہے۔ کہ یہ پیر کے روز کراچی پہنچ جائے گا۔ یہ مشن ۱۲ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ جن میں ۶ ماہرین اقتصادیات ہیں۔ اور دو روسی ترکستان کے باشندے ہیں۔ جہاں کی اکثریت آبادی مسلمان ہے۔ یہ مشن کراچی میں دو ہفتے قیام کرکے محکمہ تجارت کے اعلیٰ حکام سے ملنے کے علاوہ دیگر تجارتی اداروں کا معائنہ بھی کریگا۔ یاد رہے۔ کہ دونوں ملکوں نے ضروری اشیاء کی فہرستیں متعلقہ ممالک کو بھیجدی ہیں۔ پاکستان اسکو پٹ سن کھالیں اور چمڑا دیکر روس سے تمام روزمرہ کی اشیاء مثلاً سوتی کپڑا وغیرہ لے گا۔ واضح رہے۔ کہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان نے روس سے تجارتی لین دین کے معاملے میں تین کروڑ روپے کی زائد برآمد کی ہے۔ اس نے روس کو چار کروڑ

خوراک کی حالت نازک ہے

مظفر آباد ۲۹ جون۔ جموں کشمیر کانفرنس کے صدر چودھری غلام عباس نے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ آزاد کشمیر اور پاکستان کے عوام حکومت ہندوستان کی آہنی دیوار کے باوجود ان کی خبروں سے بے خبر نہیں ہیں۔ سری نگر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہاں خوراک کی حالت نہایت نازک ہے۔ چاول ۵۵/- روپے فی من۔ گندم ۶۰/- روپے فی من۔ اور مکئی ۲۵/- روپے فی من تک رہی ہے۔

لاہور ۲۹ جون۔ مغربی پنجاب کے گورنر نے ایک آرڈیننس پاس کی ہے۔ جسکی رو سے مہاجرین کی امداد کیلئے ایک ٹیکس لگایا جائیگا۔ چنانچہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس آرڈیننس کی رو سے

محکمہ بحالیات کی کارگذاری

لاہور ۲۹ جون۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے آخر ماہ مئی ۱۹۴۹ء تک جن ۲۱۷۰۲۰ اشخاص نے اپنا نام محکمہ بحالیات و روزگار میں درج کرایا تھا۔ ان میں سے ۸۳۵۶۸ اشخاص کو مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے دفاتر روزگار نے کام مہیا کردیا ہے۔ فقط ماہ مئی ۱۹۴۹ء میں ان دفتروں میں جن ۱۰۷۰۰ اشخاص نے اپنا نام لکھایا تھا۔ ان میں ۴۵۵۹ اشخاص کام پر لگ گئے ہیں۔

وزارت امور کشمیر کی طرف سے شعبہ بحالیات و روزگار کو کشمیری مہاجرین کے نام درج کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ جو تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ مختلف دفاتر روزگار سے آمدہ اطلاع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اب تک ریاست جموں و کشمیر کے پونے تین لاکھ مہاجرین نے اپنا نام درج کرا لیا ہے۔ (سرکاری اطلاع)

پولیس اور مظاہرین میں تصادم

کلکتہ ۲۹ جون۔ آج ہندوستان ایسی کوسی پور (مغربی بنگال) کے ایک کارخانے کے باہر مظاہرین اور پولیس میں شدید تصادم ہوگیا۔ مظاہرین جلد ہی پولیس پر غالب آگئے۔ انہوں نے تیزاب سے بھرے ہوئے پٹاخوں سے پولیس پر حملہ کیا۔ اور ان کی رائفلیں چھین لیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ڈیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی مصلح کی بعثت کی ضرورت

"مجدّد جو آیا کرتا ہے وہ ضرورت وقت کے لحاظ سے آیا کرتا ہے۔ نہ استنجے اور وضو کے مسائل بتلانے خدا جو مدبّر اور حکیم خدا ہے کیا وہ نہیں دیکھتا کہ دنیا پر طبیا مع اور فلسفہ کی زہریلی ہوا چلی ہے جس نے ہزاروں انسانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ صلیب پرست عیسائیوں نے کس کس رنگ میں تھوکا اور حق کو خوار سے دور پھینک دیا ہے تو پھر کیا اس وقت ایسے مجدد کی ضرورت نہ تھی جو کسر صلیب کرے اور دلائل و بینات سے دکھاوے کہ صلیبی مذہب میں حقانیت کا نور نہیں اور ایک لکڑی پر ایمان لا کر انسان نجات کا وارث نہیں ٹھہر سکتا۔ آئے دن پچاس پچاس ہزار اور لاکھ لاکھ اشتہار چھاپ چھاپ کر یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں۔ اور ٹڈی دل کی طرح عورتیں۔ بچے۔ جوان۔ بوڑھے لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اسلام پر حملہ کریں۔ اس وقت اسلام پر وہ حملہ ہوا ہے جس کی انتہا نہیں۔ ادھر خدا کا یہ وعدہ کہ انا لہ لحافظون اور ادھر ان ناعاقبت اندیش معترضین کی یہ نادانی کہ اسلام میں حفاظت دین کے لئے معرفت کا نور لے کر کوئی نہیں آیا بلکہ دجّال آیا ہے۔ افسوس! صد افسوس!! آہ! صد آہ!!!

یہی تو وقت تھا کہ خدا اپنی نصرت اور تائید کا روشن ہاتھ دکھاتا" (اخبار الحکم ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کا شاندار نتیجہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ نے میٹرک کے نتیجہ میں امتیازی کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ! اس سلسلے میں اگر ذیل کے کوائف کو بھی مدنظر رکھا جائے تو یہ کامیابی اور بھی شاندار ہو جاتی ہے۔ اس نقشہ میں ہر مضمون کے ساتھ اساتذہ متعلقہ اور یونیورسٹی کی اس مضمون کی اوسط فیصدی دکھائی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام مضمون	نام استاد متعلقہ	نتیجہ بلحاظ تعداد طلبا	نتیجہ فیصدی	نتیجہ یونیورسٹی فیصدی	نتیجہ کی زیادتی	از نتیجہ یونیورسٹی
۱	انگریزی	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے	۶۱/۶۴	۹۵.۳٪	۷۲.۲٪	زیادتی	۲۳.۰۱
۲	ریاضی فریق الف	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔اے	۲۹/۳۰	۹۶.۶٪	۷۵.۹٪	زیادتی	۲۰.۹
۳	ریاضی فریق ب	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	۳۳/۳۳	۱۰۰٪	۷۵.۹٪	زیادتی	۲۴.۷
۴	تاریخ جغرافیہ	ماسٹر سعداللہ خان صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی	۶۱/۶۴	۹۵.۳٪	۶۸.۲٪	زیادتی	۲۷.۱
۵	سائنس تحریری	صوفی غلام محمد صاحب بی۔ایس سی۔بی۔ٹی	۳۸/۳۸	۱۰۰٪	۷۶.۳٪	زیادتی	۲۳.۷
۶	سائنس عملی	”	۳۷/۳۸	۹۷.۳٪	۹۷.۱٪	زیادتی	۰.۲
۷	اردو	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی ایف۔اے۔جے۔اے۔وی	۲۵/۲۶	۹۶.۱٪	۷۰.۰۵٪	زیادتی	۲۵.۰۵
۸	عربی	مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل او۔ٹی	۳۳/۳۴	۹۷٪	۸۳.۲٪	زیادتی	۱۳.۸
۹	فارسی	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی ایف۔اے۔جے۔اے۔وی	۱۸/۱۸	۱۰۰٪	۸۵.۰٪	زیادتی	۱۵.۰
۱۰	ڈرائنگ	ماسٹر محمد نور الٰہی صاحب ڈرائنگ ماسٹر ایف۔اے	۱۰/۱۱	۹۱٪	۸۵.۷٪	زیادتی	[illegible]
۱۱	فزیالوجی ڈومیسٹک ہائیجین	سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر	۱/۱	۱۰۰٪	۸۲.۵٪	زیادتی	[illegible]

مجموعی طور پر یونیورسٹی کی سکولوں کی اوسط 62.07

ہمارے سکول کی اوسط 95.31 گویا 33.24 زیادہ

اللّٰھم زدفزد

گھر بیٹھے دین کی خدمت کا موقع

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو اپنے ہاں رہتے ہوئے روزانہ صرف پندرہ منٹ بیت المال کے کام کو دے سکیں۔ جو کام دیا جائیگا۔ ہر دوست کی قابلیت کے لحاظ سے دیا جائیگا اور اسی جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں دیا جائیگا جہاں وہ صاحب رہائش پذیر ہونگے۔ وہ احباب جنہیں حساب کتاب کا خاص شوق ہو۔ اس اعلان کے خاص مخاطب ہیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

حفاظتِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں فرماتے ہیں:-

"یہ ظاہر اور صاف بات ہے کہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی قربانی بھی کریں ان کی کمائی کی وہاں کوئی صورت نہیں۔ ان کی آمدن کی کوئی صورت نہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لازمی طور پر یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں کھانا دیں۔ ہم انہیں کپڑے دیں۔ وہ اگر بیمار ہو جائیں تو ہم ان کا علاج کریں۔ اور ضروریات انسانی کی جو دوسری چیزیں ہوں خواہ وہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہوں انہیں مہیا کریں .... قادیان میں اس وقت سوا تین سو آدمی ہیں۔ پھر ان کے پاس مہمان بھی آتے رہتے ہیں۔ چار سو افراد کے لئے ہم ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی لے لیں حالانکہ ان کے لئے اچھا کھانا چاہیئے کیونکہ انہیں آزادی نہیں ہے وہ ایک قسم کے قیدی ہیں، اِدھر اُدھر آزادی سے نہیں پھر سکتے۔ ان کی صحتوں کو قائم رکھنے کے لئے انہیں اچھا کھانا چاہیئے۔ لیکن اگر ادنیٰ سے ادنیٰ کھانا بھی ان کے لئے رکھیں تب بھی ان کے لئے چھ ہزار روپیہ تو کھانے کے لئے چاہیئے۔ پھر اگر دوسرے اخراجات بھی شامل کئے جائیں تو نہیں دس بارہ ہزار روپیہ ماہوار چاہیئے۔"

اس اہم کام کے لئے روپیہ کی جتنی ضرورت ہے وہ احباب جماعت سے پوشیدہ نہیں درویشوں کے اخراجات کے علاوہ مزید اخراجات بھی ہیں۔ اس لئے اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اپنے وعدے حفاظت مرکز کے ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ذیل میں ان احباب کے اسماء گرامی درج ہیں جن کا وعدہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا ہو چکا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۲۰۱۔ برکت علی صاحب ممبر ہال ضلع سیالکوٹ
۲۰۲۔ نور حکیم صاحب ” ”
۲۰۳۔ خیراتی صاحب راؤکے ضلع سیالکوٹ
۲۰۴۔ والدہ مشتاق احمد صاحب نارووال ”
۲۰۵۔ ماسٹر محمد اشرف صاحب ” ”
۲۰۶۔ نصیر احمد خان صاحب کھوکھر ” ”
۲۰۷۔ عبداللہ صاحب سکیرٹری ” ”
۲۰۸۔ محمد عثمان صاحب آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی
۲۰۹۔ محمد عثمان صاحب پنیر ہوٹل ” ”
۲۱۰۔ مستری محمد حسین صاحب ” ”
۲۱۱۔ ملک بشیر احمد صاحب ” ”
۲۱۲۔ کیپٹن عبدالرحیم صاحب ” ”
۲۱۳۔ صوبیدار برکت علی صاحب ونگٹن مال لاہور
۲۱۴۔ اعجاز احمد صاحب R.P.A.F لاہور
۲۱۵۔ محمد صادق صاحب۔ لاہور چھاؤنی
۲۱۶۔ عبدالسلام صاحب ” ”
۲۱۷۔ نرسنگ حوالدار علی محمد صاحب ” ”
۲۱۸۔ ملک عبدالمالک صاحب ” ”
۲۱۹۔ میجر سردار محمد حیات خان صاحب بلوچ رجمنٹ لاہور چھاؤنی
۲۲۰۔ ایلڈ اے سی احمد صاحب۔ لاہور چھاؤنی
۲۲۱۔ صوفی بشیر احمد صاحب S.D.O ” ”
۲۲۲۔ Capt حمید اللہ صاحب ” ”
۲۲۳۔ محمد شفیع صاحب دفتر کنٹرول آف اکونٹس لاہور
۲۲۴۔ صوبے ولد غلام محمد صاحب لاہور چھاؤنی
۲۲۵۔ صوبیدار محمد حسین صاحب ” ”

نظارت بیت المال ربوہ

شیخ بشیر احمد صاحب کی والدہ صاحبہ کی وفات

یہ خبر جماعت میں دلی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۱۳ ٹمپل روڈ کی والدہ صاحبہ محترمہ کا آج صبح ایک مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شروع میں تو یہ سردرد کا دورہ سمجھا گیا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ دراصل وہ فالج کا حملہ تھا۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ ہمیں اس صدمہ میں مکرمی شیخ صاحب اور ان کے بزرگ والد صاحب اور ان کے بھائیوں اور بہنوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے

جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال بالخصوص سیکرٹریان و محصلین صاحبان اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی۔ عید فنڈ۔ فطرانہ وغیرہ کی وصولی کی تیاری شروع کر دیں۔ اور ایک خاص سکیم طے کر کے مجوزہ پروگرام کے مطابق وصولی کی کارروائی کریں۔ ماہ رمضان نہایت مقدس و بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں خاص طور پر نازل ہوتی ہیں اور اس میں نیکیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور میں رکھا ہے جو یقیناً بہترین سے بہترین ہوگا۔ اس لئے اس میں دیگر نیکیوں کے علاوہ مالی جہاد میں شریک ہونا اور ہر ممکن قربانی کرنا باعث موجب ثواب ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳۰ جون ۱۹۴۹ء

ایمان محکم

تمام اسلامی ممالک کے علماء اور سیاسی زعماء اس امر پر متفق اللسان ہیں کہ دنیا کے موجودہ مسائل کا حل اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اپنے وعظوں خطبوں اور مقالوں میں یوں کہتے ہیں کہ امریکی برطانوی سرمایہ داری اور روسی اشتراکیت دونوں نظام ہی دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ یہ دونوں زندگی کے انتہا پسند متضاد نظریئے ہیں۔ اور دونوں ہی ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے کمریں کس رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں کہ ان کا یہ باہمی انتہائی اختلاف دنیا کو ایک ایسی تباہ کن جنگ میں مبتلا کر دے گا۔ کہ جس کا انجام بظاہر یہی ہوگا۔ کہ جو کچھ آج تک انسانی تہذیب نے بنایا ہے۔ وہ سب ملیامیٹ ہو جائے گا۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ انسانوں کے ساتھ چرند پرند اور نباتات وغیرہ بھی بھسم ہو کر رہ جائیں۔ یہی نہیں بلکہ نہایت ہی قرین قیاس ہے۔ کہ تمام ایٹم جن سے یہ کرۂ ارض بنی ہے۔ یکدم شق ہو جائیں۔ اور ہست نیست میں تبدیل ہو جائے۔

یہ خیال یونہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ پچھلی جنگ عظیم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کا کتنا احتمال ہو چکا ہے۔ جو زخم اس عالمگیر تباہی میں انسانیت کے سینہ میں لگے ہیں ابھی مندمل نہیں ہوئے اور سینکڑوں تباہ شدہ شہروں کے کھنڈ ابھی تک ویسے کے ویسے عبرتناک حالت میں پڑے ہیں۔ اور جو چاہے دنیا میں چل پھر کر ان سے عبرت حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض سوچنے والے دماغ سوچ رہے ہیں۔ کہ آیا دنیا کو آنے والی تباہی سے کسی طرح بچایا بھی جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر زندگی نہ بدلی تو یہ خطرہ لگا رہے گا۔ اور اگر دنیا اس خود غرضانہ اور ہوا و ہوس کے رستہ پر چلتی رہی۔ تو جس روز کا دھڑکا ہے وہ ضرور آ کر رہے گا۔

اسی بات سے متاثر ہو کر مسلمان علماء اور زعماء بھی اب کہہ رہے ہیں۔ کہ ان دو متداول اور متضاد نظریات یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابل اسلام ایک معتدل نظریہ حیات پیش کرتا ہے۔ اور اگر دنیا اس نظریۂ حیات کو اپنا لے اور اسکو زیر عمل لے آئے۔ تو تباہی کا وہ سیلاب جو بڑھتا ہی چلا آ رہا ہے روکا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہمارے علماء اور زعماء کا یہ خیال بالکل درست ہے۔ اسلام ایک مکمل لائحۂ حیات ہے۔ اور انسانی فطرت کی بے اعتدالیوں کی روک کے لئے یہ ایک سدّ سکندری بن سکتا ہے۔ اگرچہ جو کچھ ہمارے علماء اور زعما فرما رہے ہیں۔ وہ لفظاً بلفظ درست ہے مگر ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ شائد خود ہمارے یہ علما اور زعما بھی نہیں سمجھتے کہ اس کے حقیقی معنی کیا ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں اقتصادی نظریات ہیں وہ صرف اپنے اپنے اقتصادی نظریہ کے پیش نظر دنیا کے مسائل کا حل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں ہمارے علماء اور زعماء بھی اسلام کے اقتصادی اصولوں کی برتری کے پیش نظر ہی اپنا دعوئے جتلا رہے ہیں۔ وہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کے اقتصادی نظاموں کے مقابلہ میں اسلام کا مکمل فطری اور معتدل اقتصادی نظام ہی پیش کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کے نزدیک تمام ضروریات کی اشیاء اللہ تعالےٰ کی حقیقی ملکیت ہیں۔ اور ہر انسان کا حق ہے کہ اپنی ضروریات زندگی ان اشیاء میں سے حاصل کرے۔ اور اپنے استعمال میں لائے۔ سرمایہ داری اور اشتراکیت یہ تو مانتی ہیں۔ کہ انسان ان سب چیزوں کو استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی ملکیت کی قائل نہیں ہیں۔ ان دونوں میں سرمایہ داری تو یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ ہر انسان اپنی طاقت کے مطابق جتنا کچھ حاصل کر سکتا ہے وہ اس کی واحد ملکیت بلا شرکت غیرے بن جاتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے۔ اور ملکی قانون کی حدود کے اندر رہ کر جس طرح اور جتنا چاہے مال و متاع اپنی ملکیت بنا لے۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف اشتراکیت کہتی ہے کہ انسان اپنی قابلیت سے جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ وہ اس کی ذاتی ملکیت نہیں۔ بلکہ تمام انسانوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ اس کو سب کچھ پہلے حکومت کو دے دینا چاہیئے۔ جو اسکو اس کی ضرورت کے مطابق حصہ رسدی دیتی رہے گی۔ اس لئے وہ ایسے قوانین وضع کرتی ہے۔ جس سے کوئی انسان اپنی کمائی اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سرمایہ داری بھی افراد سے بہت کچھ اجتماعی ضروریات کے لئے لے لیتی ہے۔ لیکن جو کچھ وہ لیتی ہے جبر کر لیتی ہے۔ اور اس صورت میں کسی حد تک وہ وہی طریقے استعمال کرتی ہے جو اشتراکیت۔

ان دونوں کے برخلاف اسلام انسان کی ذاتی پیداوار سے ایک نہایت قلیل حصہ، بالجبر لیتا ہے۔ جو کسی طرح انسان پر گراں نہیں گزر سکتا۔ لیکن وہ چند ایسے دیگر طریقے استعمال کرتا ہے۔ جن سے ایک شخص کے پاس زیادہ خزانہ جمع نہیں ہو سکتا۔ مثلاً وراثت، سود کی حرمت وغیرہ وغیرہ جب ہمارے علماء اور زعماء اسلامی اقتصادی نظام کی برتری کا دعوئے کرتے ہیں تو ان کی نظر میں بظاہر یہی باتیں ہوتی ہیں۔ بیشک اسلام کے یہ اصول سرمایہ داری اور اشتراکیت کے معاشرتی نظام کے مقابلہ میں ایک نہایت معتدل اقتصادی نظام کے ذمہ وار ہیں۔ اور اگر دنیا ان کو اختیار کر لے۔ تو بہت حد تک ہماری معاشرتی امراض کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظام کی برتری کی وجوہات اسلامی قانون کی اس برتری تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی نظام کو سرمایہ داری نظام اور اشتراکی نظام پر فوقیت ہے۔ تو اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ یہ اللہ تعالےٰ کے احکام پر مبنی ہے۔ اگر ہم اس عقیدہ کو منہا کر دیں۔ تو گو پھر بھی اسلامی شریعت کے اصول دونوں مندرجہ بالا انتہائی نظریات کی نسبت انسانی کے معاشی مسائل کا بہتر حل ہیں۔ لیکن ہم بحیثیت مجموعی اسکو بہترین معاشی اور اقتصادی نظام نہیں کہہ سکتے۔

اللہ تعالےٰ پر ایمان کے ساتھ یوم آخر پر ایمان لازمی ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اس حقیقت کو صاف صاف لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ الذین یومنون باللہ وبالیوم الآخر یعنی جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں سورۂ فاتحہ میں بھی اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے مالک یوم الدین ایک نہایت اہم صفت بیان فرمائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے تمام معاملات خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی معاشی ہوں یا اقتصادی الغرض کھانا پینا سونا جاگنا چلنا پھرنا محنت و آرام جو کچھ بھی ہے۔ اس کا حقیقی بدلا اس دنیا میں نہیں بلکہ حیات بعد الموت میں ملے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے ایمان کے ساتھ معاد پر ایمان لانا ایسا ہی بدیہہ ہے جس طرح سورج کی روشنی کے ساتھ اس کی گرمی بظاہر یہ چیز شاید معمولی نظر آتی ہے لیکن غور کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اگر اسلام کے اقتصادی نظام کا اس عقیدہ کو مرکزی اصول نہ تسلیم کیا جائے۔ تو اس کی ساری افادیت اس کا سارا حسن ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بغیر اسلامی نظام خواہ کتنا بھی مکمل ہو۔ ایک بے جان اور بے روح جسم کے سوائے کچھ بھی نہیں رہتا۔

ہم چونکہ یہاں اس سوال کو صرف اقتصادی نقطۂ نظر سے زیر بحث کر رہے ہیں۔ اس لئے جو کچھ اس ضمن میں ہم کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کے اقتصادی پہلو ایمان باللہ وبالیوم الآخر کے عقیدہ کا اثر کسب اشیاء اور خرچ اشیاء دونوں پر پڑتا ہے۔ کسب اس طرح کہ ان قوے کو جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو عطا کئے ہیں۔ صحیح طور پر اور کماحقہ استعمال نہ کریں گے۔ تو اسکے لئے بھی مالک یوم الدین کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ اور اس طرح پیداشدہ دولت کو اگر صحیح طور پر اور کماحقہ خرچ نہ کریں گے۔ تو اس کے لئے بھی اسکے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

آپ نے دیکھا کہ اس فرق نے جو پہلے ذرا سا معلوم ہوتا تھا۔ سرمایہ داری اور اشتراکی نظاموں سے اسلامی نظام کو کتنا مختلف بنا دیا ہے۔ اور خود اسلامی قانون میں بھی کیا روح ڈال دی ہے کیا ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان کسب معاش میں کوتاہی کر سکتا ہے۔ اور کیا ایسا انسان اپنے پیدا کردہ مال و دولت کو عیاشی پر یا ذاتی ہوا و ہوس کے لئے ضائع کر سکتا ہے؟ لیکن اس حقیقت کے باوجود ایک مشکل باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا کامل عقیدہ کس طرح پیدا کیا جائے۔

ہمارے اکثر علماء اور زعماء اپنے خطابات اور مواعظ میں خلفائے راشدین کی مثالیں دینے کے عادی ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ ہمیں صحابہ کرام رضی جیسے کیرکٹر پیدا کرنا چاہیئے۔ بے شک یہ درست ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ خلفائے راشدین کی کامیابی کا راز کیا تھا۔ اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور معاد پر ان کا ایمان نہایت محکم تھا۔ اسکی وجہ کیا تھی؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتے دیکھا تھا۔ بلکہ حسب توفیق ان میں اکثر کو اس کا ذاتی تجربہ بھی تھا۔ پھر سوال ہے کہ جب نہ صرف تمام غیر مسلم دنیا بلکہ خود اسلامی دنیا بھی نزول ملائکہ و روح کو داستان پارینہ سمجھتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اور معاد پر وہ محکم ایمان کسطرح پیدا ہو سکے کہ جو خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کو حاصل تھا۔ بیشک اسلامی نظام بہترین اقتصادی نظام ہے۔ لیکن اسکے جوہر مخفی ہی رہیں گے۔ اسے اختیار کرنے سے نہیں کھل سکتے جب تک ہم میں ایسے افراد کی اکثریت نہ ہوگی۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کو اس طرح محسوس کریں جیسے کہ کسی حقیقت کو کیا جا سکتا ہے

روس کا عروج و زوال

حضرت حزقی ایل نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام"

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب

(۴)

روس کا اقتصادی نظام

روس کے اقتصادی نظام کے لئے حضرت حزقی ایل کی پیشگوئی کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔ جب روس مشرق وسطے کے ممالک پر آئیگا تو لوگ اسے کہیں گے۔

"کیا تو نے اپنا گروہ اس لئے جمع کیا ہے تاکہ تو مال چھین لے سونا چاندی اپنے قبضہ میں کرلے اور حواشی اور سرمایہ دار کو پکڑ لے۔ اور بڑی لوٹ لے جائے؟"

اس سے ظاہر ہے کہ روس غیر ممالک کا چاندی سونا مال و دولت لوٹنے کے لئے یا ارضی خزائن پر قبضہ کرنے کے لئے ان پر حملہ کریگا۔ غیر ممالک میں روس کا اقتصادی نظام دوسرے نظاموں کی طرح سوائے لوٹ کھسوٹ کے اور کچھ نہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ یہاں غریب کے نام پر لوٹ ماری جاتی ہے۔ اور وہاں سرمایہ دار کے نام پر۔ دراصل روس کا مقصد دنیا کا سونا چاندی مال و منال اور ذرائع اکتساب رزق اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔ تاکہ دوسرے ممالک ہمیشہ کے لئے روس کے اقتصادی غلام بنکر رہ جائیں۔

احادیث میں بھی یہی آتا ہے۔ کہ دجال کے قبضہ میں سب اکتساب رزق کے ذرائع ہونگے جو اس کا انکار کریں گے وہ قحط زدہ ہو جائینگے ان کے مال اور مویشی باقی نہ رہینگے۔ نہ زراعت سے وہ کچھ حاصل کر سکیں گے۔ لیکن جو اس کی پیروی کریں گے۔ وہ اسکے ہاتھوں کھائیں پئیں گے اور سیر ہوں گے۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں "دجال کے لئے زمین کی نہریں اور اس کی زراعت مسخر کر دی جائے گی۔ جو اس کی پیروی کرے گا وہ اسے کھلائے گا۔ اور اسے کافر بنالے گا۔ اور جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ اسے اس سے محروم کر دے گا۔ اور اس سے رزق روک لے گا۔"

(کنز العمال جلد ۷، صفحہ ۲۰۹)

یہ حدیث نظام سرمایہ داری سے زیادہ روسی نظام اقتصاد پر صادق آتی ہے۔

اب میں حضرت حزقی ایل نبی کی پیشگوئی کا جو حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ ایک عالمگیر جنگ۔ روس اور اسکے نظام کی تباہی سے تعلق رکھتا ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

سرزمین اسرائیل پر حملہ

"اے ابن بشر نبوت کر اور یاجوج (روس۔ ماسکو۔ توبالسک کے بادشاہ) سے کہہ جب میری امت اسرائیل امن سے بسے گی۔ کیا تجھے خبر نہ ہوگی؟ اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا۔ تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور ایک بھاری لشکر۔ تو میری امت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا۔ اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا۔ تاکہ قومیں مجھے پہچانیں جس وقت میں اے یاجوج ان کی آنکھوں کے سامنے میں تجھ سے تقدیس پاؤں گا خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ کیا تو وہی نہیں۔ جس کی بابت میں نے قدیم زمانہ میں اپنے خدمت گزار اسرائیلی نبیوں کی معرفت۔ جنہوں نے ان ایام میں سالہا سال تک نبوت کی فرمایا تھا کہ میں تجھے ان پر چڑھا لاؤں گا۔"

عالمگیر جنگ

"یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب یاجوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا۔ تو میرا قہر میرے چہرہ سے نمایاں ہوگا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتش قہر میں فرمایا کہ یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا یہاں تک کی سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین میں رینگتے پھرتے ہیں۔ اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائینگے اور پہاڑ گر پڑیں گے۔ اور کراڑے بیٹھ جائیں گے۔ ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔ اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کرونگا۔ خداوند خدا فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک انسان کی تلوار اسکے بھائی پر چلے گی۔ اور میں وبا بھیجکر اور خونریزی کرکے یاجوج کو سزا دوں گا۔ اور اس پر اور اس کی فوجوں پر اور ان بہت سے لوگوں پر جو اس کے ساتھ شامل ہیں۔ شدت کا مینہہ اور بڑے بڑے اولے اور آگ اور گندھک برساؤں گا۔ یوں میری بزرگی (لوگوں کے قلوب میں) قائم ہوگی۔ اور وہ جانیں گے کہ خداوند میں ہوں۔"

شام و فلسطین کے میدانوں میں روس کی بربادی

"پس اے آدم زاد تو یاجوج کے خلاف نبوت کر اور کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے یاجوج روس۔ ماسکو اور توبالسک کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں۔ اور میں تجھے پھرا دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا۔ اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا۔ اور تجھے جب اسرائیل کے پہاڑوں پر پہونچاؤں گا۔ تو تیرے بائیں ہاتھ سے تیری کمان توڑ دوں گا۔ اور تیرے دائیں ہاتھ سے تیرے تیر گرا دونگا تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور اتحادیوں سمیت گر جائے گا۔ اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کے سپرد کردوں گا۔ کہ وہ کھا جائیں۔ تو کھلے میدان میں گر پڑے گا . . . . ."

روس کی تباہی کا ہولناک منظر

"اے ابن بشر خداوند خدا فرماتا ہے۔ ہر قسم کے پرندے اور میدان کے ہر ایک جانور سے کہہ کر جمع ہو کر آؤ میرے اس ذبیحہ پر جسے میں تمہارے لئے ذبح کرتا ہوں۔ ہاں اسرائیل کے پہاڑوں پر ایک بڑے ذبیحہ پر ہر طرف سے جمع ہو تاکہ تم گوشت کھاؤ۔ اور خون پیو۔ تم بہادروں کا گوشت کھاؤ گے اور زمین کے امراء کا خون پیوگے۔ ہاں مینڈھوں اور برّوں بکروں اور بیلوں کا وہ سب کے سب بسن کے فربہ ہیں اور تم میرے ذبیحہ کی جسے میں نے تمہارے لئے ذبح کیا۔ یہاں تک چربی کھاؤ گے کہ سیر ہو جاؤ گے۔ اور اتنا خون پیوگے کہ مست ہو جاؤ گے۔ اور تم میرے دسترخوان پر گھوڑوں اور سواروں اور بہادروں اور تمام جنگی مردوں سے سیر ہو گے۔ خداوند خدا یوں فرماتا ہے اور میں قوموں کے درمیان اپنی بزرگی ظاہر کرونگا۔ اور تمام قومیں میری سزا کو جو میں نے دی۔ اور میرے ہاتھ کو جو میں نے ان پر رکھا دیکھیں گی" دیکھ یہ امر واقعہ ہوا اور انجام کو پہنچا خداوند خدا فرماتا ہے یہ وہی دن ہے۔ جس کی میں نے خبر دی۔ تب اسرائیل کے شہروں کے رہنے والے باہر نکلیں گے۔ ان کے سامان جنگ سے وہ سات برس تک آگ جلائیں گے . . . . . . اور اسرائیل کے لوگ سات مہینے تک ان کو گاڑیں گے . . . . وہ لاشیں دفن کرنے کے لئے آدمی مخصوص کردینگے تاکہ وہ زمین میں پھریں۔ اور جہاں لاشیں ان کو دفن کردیں۔"

پیشگوئی کے اجزاء

اس حصہ پیشگوئی سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں

اوّل۔ یاجوج اسرائیل کی سرزمین پر حملہ کرے گا۔ یہ بڑی مصیبت کے دان ہوں گے۔ جو کہ آخری زمانہ میں آئیں گے۔ تمام نبی اس زمانہ کی خبر دیتے آئے۔

دوئم۔ صرف اسرائیل کی سرزمین ہی نہیں بلکہ اس زلزلۂ عظیمہ کی لپیٹ میں ساری دنیا آجائیگی

"یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرائیں گے۔ پہاڑ گر پڑیں گے۔ کراڑے بیٹھ جائیں گے۔ اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔"

یہ اس جنگ کا نقشہ ہے جو آئیندہ پیش آنے والی ہے۔

سوم۔ انجامکار یاجوج اسرائیل کی سرزمین میں مری۔ خونریزی بڑے بڑے اولوں آگ اور گندھک کے عذاب سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس جنگ میں دنیا کی سب قوموں کو سزا دی جائیگی تاکہ وہ خدا تعالےٰ کی ذات کو پہچان جائیں۔

میری امت اسرائیل

اس پیشگوئی میں جہاں یہ ذکر ہے کہ میری امت اسرائیل امن سے بس رہی ہوگی۔ کہ وہ اس جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ یا یہ کہ اسرائیل سات سال تک سامان جنگ کو جلائیں گے۔ اور سات ماہ تک لاشیں دفن کرتے رہیں گے۔ ان مقامات میں اسرائیل سے مراد ضروری نہیں کہ یہودی ہوں۔ بلکہ خدا کی چنندہ قوم مراد ہے۔ چنانچہ مفسرین بائیبل لکھتے ہیں کہ پیشگوئیوں میں امت اسرائیل سے عام جسم کے لحاظ سے مراد نہیں۔ بلکہ روحانی اسرائیل مراد ہیں۔

(پیشگوئی مسیح کے بارہ میں صفحہ ۱۳۱)

اس پیشگوئی میں امت اسرائیل سے مراد مسلمان ہیں نہ کہ یہود کیونکہ بموجب حدیث یہود تو دجال کا ساتھ دیں گے۔ اس کے ساتھ شامل ہوکے مسلمانوں کے ساتھ لڑیں گے۔ یہاں ایک ایسی امت اسرائیل کا ذکر ہے۔ جو یاجوج ماجوج یا دجال کے مظالم کا تختہ مشق ہوگی۔

پھر اس امر کا ثبوت کہ بنی اسرائیل سے مراد مسلمان ہیں اس پیشگوئی سے بھی ملتا ہے۔

"سپروں اور پھریوں۔ کمانوں اور تیروں بھالوں اور برچھیوں کو وہ سات برس تک جلاتے رہینگے"۔ (حزقی ایل ۳۹/۹)

احادیث میں بھی جہاں یاجوج ماجوج کی جنگ کا ذکر ہے وہاں لکھا ہے۔ "مسلمان ان کی کمانوں تیروں اور ترکشوں سے سات سال آگ جلاتے رہیں گے۔ (ترمذی ابواب الفتن صفحہ ۱۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں امت اسرائیل سے مراد یہودی نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ مزید برآں احادیث میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان طابق النعل بالنعل ہوبہو بنی اسرائیل بن جائیں گے۔ پس اس پیشگوئی میں بنی اسرائیل کے مثیل مراد ہیں نہ کہ خود بنی اسرائیل (باقی)

مسلمانوں کی خدمت میں ایک سوال

(از محمود حسن بنی اسرائیل صاحب مقیم سالمی سپنی نودیم مبلغ راولپنڈی)

امتِ خیر الرسلؐ میں کیا مسیح کوئی نہیں؟
کیا مسلماں کا کوئی سامانِ دلجوئی نہیں؟

آج سے تخمیناً ۳۵ سال قبل جب میں نے ہوش سنبھالا تو میرے کان میں یہ آواز پڑنی شروع ہوئی کہ اب مسیح ناصری آسمان سے اترنے لگے اور امام مہدی پیدا ہوں گے۔ بعض دفعہ یہ بھی سننے میں آتا کہ فلاں ملک میں امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں بس اب وہ ظاہر ہوں گے اور پھر مسلمانوں کی مشکلات دور ہو جائیں گی اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ جب میں نے ذرا ہوش سنبھالا تو معلوم ہوا کہ یہ آواز اٹھارویں صدی عیسوی کے نصف سے بلند ہوئی ہے اور اب تو اس آواز میں پہلی سی شدت نہیں رہی بلکہ ایک گونہ ضعف کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے نزدیک اور ان کے خیال میں نہ تو کوئی مسیح نازل ہوا ہے اور نہ ہی امام مہدی پیدا ہوئے ہیں پھر اس آواز میں ضعف پیدا ہونے کے کیا معنی۔ پھر یہ معلوم کر کے کہ کسی وقت اس آواز میں اتنی شدت تھی کہ اس وقت کا ہر اخبار ہر رسالہ ہر وعظ و خطبہ اور لیکچر اس ذکر خیر سے مزین ہوتا کہ یہ مسیح موعود مہدی معہود کا زمانہ مبارک ہے، ہر طبقہ کے لوگ اس سے دلچسپی رکھتے۔ ہر دل یہ آواز سن کر خوش ہوتا۔ ہر آنکھ یہ خوشکن نظارہ دیکھنا چاہتی اور ہر کان اس آواز کے سننے میں راحت محسوس کرتا۔ ہر مجلس میں عموماً یہی تذکرہ ہوتا کہ یا اللہ کب وہ دن آئے گا جس دن مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے۔ پھر یہ کس قدر حیرت انگیز بات ہے کہ نہ تو کوئی مسیح نازل ہوا اور نہ امام مہدی پیدا ہوا لیکن اس آواز میں ضعف پیدا ہو گیا۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کوئی قافلہ منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی راہ میں تھک کر بیٹھ جائے اور باوجود منزل قریب ہونے کے وہ اٹھنے کا نام نہ لے اور اس میں یاس و ناامیدی پیدا ہو جائے۔

دردمندانِ اسلام کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ کیا سبب ہے کہ بغیر حصول مطلب کے مسیح کی آمد کا ذکر کیوں بند ہو گیا۔ اور یہ آواز اچانک کیوں بلند ہو کر بڑی شدت اختیار کر گئی۔ اور سارے عالم اسلامی میں چکر لگا کر کیوں مدھم پڑ گئی۔

پس اگر اہل اسلام غور کریں اور عقلِ سلیم سے کام لے کر اس بات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کریں تو ان پر کھل جائے گا کہ ہمیشہ یہ آواز بروقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رب العالمین ہے بلند کی جاتی ہے۔ ملائکہ دلوں میں تحریک کرتے ہیں اور وہ آواز ساری قوم میں پھیل جاتی ہے۔ گذشتہ زمانوں پر غور کر کے دیکھیں کہ سنت اللہ یہی ہے اور جب اس آواز کا مقصد پورا ہو جاتا ہے تو وہ آواز بند ہو جاتی ہے تا واضح ہو جائے کہ جس مامور کے لئے یہ آواز بلند ہوئی تھی وہ پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن چونکہ مسلمانانِ عالم کے نزدیک یہ آواز بغیر مقصد پورا ہونے کے مدھم پڑ گئی اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا جواب دیں کہ کیوں یہ آواز بڑے زور شور سے دنیا میں بلند ہوئی اور ہر عالم و جاہل و ہر کس و ناکس بلکہ نادان بچوں تک اس آواز کا اثر ہوا اور سارے عالم اسلامی میں امید کی لہر دوڑ گئی۔ کہ اب مسیح کے نزول کا وقت آ پہنچا اور امام مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت آ گیا۔ یہاں تک کہ زمانہ گذر گیا اور اس آواز میں ضعف کے آثار پیدا ہو گئے۔ حالانکہ ان کے خیال میں نہ کوئی مسیح نازل ہوا اور نہ امام پیدا ہوا۔ اور اگر واقعی یہ سچی خواہش اور حقیقی تڑپ تھی تو اس آواز میں زیادہ قوت پیدا ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ جیسا جیسا زمانہ گذرتا چلا جاتا ہے مسیح کے نزول کا زمانہ قریب تر ہوتا جاتا ہے اور بموجب ایک مشہور شعر کے کہ:

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ عشق تیز تر گردد۔

یعنی جب وصل اور ملاقات کا زمانہ قریب آ جاتا ہے تو عشق کی آگ زیادہ تیزی سے بھڑکتی ہے۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ظاہر ہو رہا ہے اور بجائے زیادہ اشتیاق اور تڑپ کے، یاس اور ناامیدی پیدا ہو گئی۔ دنیا میں کوئی عقلمند اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ کوئی قوم کسی مقصد کے لئے اٹھی ہو اور اس مقصد کے لئے ان کی کتب مقدسہ میں پیشگوئیاں ہوں اور ان میں قدرتی طور پر بروقت آواز بلند ہوئی ہو۔ لیکن وہ قوم بغیر حصول مقصد کے اس آواز کو دبا کر بیٹھ جائے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک قافلہ شدت پیاس سے تنگ آ کر پانی کی تلاش میں نکلے اور کچھ تگ و دو کے بعد تھک کر بیٹھ جائے کہ چلو پانی تو ملتا نہیں اب دوڑ دھوپ کرنے سے کیا حاصل۔ کیا وہ قافلہ بغیر پانی کے زندہ رہ سکتا ہے۔

پس برادرانِ اسلام! اس بات پر غور کریں کہ بغیر مسیح کو پانے کے ان کا مطمئن ہو کر بیٹھ جانا کیا معنی رکھتا ہے۔

ان کا فرض تھا کہ مسیح موعودؑ کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے اور گریہ و زاری سے خدا کا عرش ہلا دیتے اور دن بدن یہ آواز زیادہ بلند کرتے اور اس کی شدت کو کم نہ ہونے دیتے کہ ایک وہ زمانہ تھا جب اس آواز میں ولولہ اور جوش تھا اور اس زمانے کے شعراء تک اس آواز سے متأثر تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے کہ ؎

خبر لے او مسیحا تو کہاں ہے
ترا بیمار بسمل نیم جاں ہے
لگا دی آگ نالوں نے فلک پر
فرشتوں کی زباں پر الاماں ہے

اسی طرح اقبال مرحوم بھی کہتا ہے ؎

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ!

لیکن آج یہ زمانہ آ گیا ہے کہ ساری کی ساری قوم اس ذکر خیر کو ترک کر کے مایوس ہو کر بیٹھ گئی ہے۔ حالانکہ یہ عظیم الشان خبر تھی جملہ کتب مقدسہ میں اور احادیث صحیحہ میں اور اکثر بزرگانِ دین کی کتب میں اس کا ذکر خیر تھا۔ اور ان پیشگوئیوں میں ایسے نشانات بتوئے گئے تھے کہ جن سے پتہ چل جاتا کہ فلاں زمانہ میں مسیح موعودؑ نازل ہوں گے۔ قرآن کریم کی بہت سی پیشگوئیوں کو بزرگانِ دین و مفسرین نے مسیح موعود کے مبارک زمانہ کے ساتھ وابستہ کیا تھا کہ فلاں فلاں پیشگوئیاں مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہوں گی۔ مثلاً یہ پیشگوئی کہ:

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی
وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (سورۃ صف)

یعنی وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے بھیجا رسول اپنا ہدایت اور دین حق دے کر تا کہ غالب کرے دین حق کو تمام ادیان پر۔

ایسے ہی اور بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو مسیح موعودؑ کے زمانہ میں پوری ہونے والی تھیں جن کا بیان کرنا باعثِ طوالت ہے۔ ایسے ہی صحیح بخاری جس کا مقام قرآن کے بعد ہے اس میں مسیح موعودؑ کی خبر دی گئی ہے کہ:

كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ
فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔ (صحیح بخاری)

پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ پیشگوئی بالکل سچی تھی اور اگر نعوذ باللہ من ذالک اس پیشگوئی میں شک کیا جائے تو اسلام کا سارا تانا بانا ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ پیشگوئی میں تو کوئی شبہ نہیں لیکن مسیح موعودؑ ابھی نازل نہیں ہوئے تو پھر وہی سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ مسیح موعود اگر نازل ہونے والے ہیں تو آپ نے اس کا ذکر خیر کیوں ترک کر دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں اس پیشگوئی کی قدر و قیمت کم ہو گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اکثر تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں میں مذہب سے بے رغبتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ اس عظیم الشان پیشگوئی اور اس پاک وجود سے جس نے آ کر اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانا تھا بے خبر ہو گئے ہیں۔

چنانچہ میں نے جب مسلم نوجوانوں سے یہ دریافت کیا ہے کہ وہ جو مسیح موعود آنے والا تھا وہ کیوں نہیں آیا۔ تو ان میں سے اکثر نے حیران ہو کر مجھے یہ جواب دیا کہ ہمیں تو خبر نہیں کہ کوئی مسیح آنے والا تھا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

پس دردمندانِ اسلام کو چاہئے کہ مسلم نوجوانوں کو بے دینی اور اسلام سے بے رغبتی کا شکار نہ ہونے دیں اور جتنی جلدی ہو سکے اس غلطی کی اصلاح کریں۔

مرکزِ پاکستان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ ستمبر ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قیام کے بعد جبکہ ہمیں اپنے مقدس مرکز قادیان سے مجبوراً نکال دیا گیا تھا۔ سب سے پہلے مشاورت بمقام رتن باغ لاہور ہوئی اس میں احباب جماعت سے یہ مشورہ لیا گیا تھا کہ جب ہم اپنے اصل مرکز سے نکال دیئے گئے ہیں تو ہمیں پاکستان میں اپنا نیا مرکز بنانا چاہئے۔ اس مرکز کے بنانے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس وقت خیال تھا کہ احباب جماعت پانچ لاکھ کی رقم بھجوا دیں تا مرکز بنانے میں مالی لحاظ سے دقت نہ ہو۔ بے شک اس رقم کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرانے کی کوئی میعاد مقرر نہ تھی۔ لیکن اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ مرکز بنانے کی ضرورت فوری تھی۔ کیونکہ بغیر مرکز کے کوئی جماعت اپنا کام کسی پروگرام کے ماتحت نہیں کر سکتی۔ مرکز کے لئے زمین خریدنے کے بعد عارضی تعمیر کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ لیکن احباب جماعت کی طرف سے اب تک اس چندہ کی کل وصولی ایک لاکھ بھی نہیں ہوئی۔ حضور اقدس اس بارہ میں متعدد بار فرما چکے ہیں کہ نیا مرکز بنانے میں موجودہ صورت میں کم از کم تیرہ لاکھ کی ضرورت ہو گی۔ کچھ رقم تو فروخت اراضی کے سبب آ جائے گی اور کچھ اس طرح چندہ سے ہی آئے گی تب کہیں جا کر مرکز کی تعمیر کسی حد تک ہو سکے گی۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ مرکز پاکستان کی تعمیر کے ضمن میں جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ ان کو جلد از جلد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال ربوہ

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز پاکستان کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کا مطالبہ فرمایا ہے۔ آپ اس تحریک کو سب دوستوں تک پہنچائیں اور انہیں اس میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں۔ جس جس دوست نے اس تحریک میں حصہ لیا ہو اس کا نام یہاں بھجوائیں تاکہ حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کیا جائے اور اخبار الفضل میں شائع کرایا جائے۔ ناظر بیت المال ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ع ۱۱۲۵۱ میں فضل الٰہی صاحب ولد میاں احمد دین صاحب عمر ۴۴ سال سکنہ کوٹیڑہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی نصف پختہ تقریباً ڈیڑھ مرلہ جس کی قیمت تقریباً ۳۰۰/- (دو صد) روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۵/- روپیہ ماہوار اوسط ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور اگر میں روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن کر دے یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: فضل الٰہی ولد میاں احمد دین: گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: جہاناں درزی موصی

وصیت ع ۱۱۲۵۳ میں عائشہ بیگم زوجہ فضل الٰہی صاحب عمر ۳۰ سال کوٹیڑہ بہیڑ رسول گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی نیم پختہ تقریباً ڈیڑھ مرلہ میں سے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میرا گذارہ موجودہ خاوند کی ماہوار آمدن پر ہے۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ (نوٹ) میں اپنے خاوند سے حق مہر دیر سے وصول کر چکی ہوں۔ العبد: عائشہ بیگم (نشان انگوٹھا) گواہ شد: فضل الٰہی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت (انسپکٹر بیت المال)

وصیت ع ۱۱۲۵۶ میں بہادر خان ولد سردار خان صاحب سکنہ مونگ گجرات عمر ۴۴ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے ۲۰ بیگھہ تقریباً زمین ہے۔ چاہی۔ سیلابی۔ بنجر۔ میری زمین چاہی و سیلابی و بنجر ہے جس کی قیمت و سیلابی و بنجر کی قیمت مختلف ہے جس کی اوسط قیمت تین ہزار (۳۰۰۰/-) روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں [illegible] اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گذارہ صرف مذکورہ بالا جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بحصہ الاؤنس/۴۷ روپیہ ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت انجمن مذکور کرتا ہوں اور داخل خزانہ ماہوار کرتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ العبد: بہادر خان: گواہ شد: سید ولایت شاہ عفی اللہ عنہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: حیدر شاہ احمدی بقلم خود۔

وصیت ع ۱۱۲۵۷ میں سید حیدر شاہ ولد ستار شاہ صاحب عمر ۶۰ سال مونگ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ پندرہ بیگھہ زمین چاہی و سیلابی ایک رہائشی مکان پختہ تقریباً ۳ مرلہ کل قیمت غیر منقولہ جائداد کی پانچ ہزار کی ہے ۵۰۰۰/- اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے وقت جس قدر میرا متروکہ ہو گا۔ اس پر بھی یہ وصیت ہو گی۔ العبد: حیدر شاہ ولد ستار شاہ سکنہ مونگ ضلع گجرات گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: [illegible] خان

وصیت ع ۱۱۲۵۸ میں کرم نشاں زوجہ ماسٹر امیر عالم صاحب عمر ۴۴ سال کوٹلی ضلع میرپور جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۸/۸ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۴ تولہ قیمتی ۹۰۰/- نو سو روپیہ۔ حق مہر ذمہ شوہر ۵۰۰/- پانچصد روپیہ انجمن احمدیہ کو دیتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے کوئی رقم یا رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز اگر میں کوئی رقم بعد از یں پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہو گا۔ ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ الامتہ: مسماۃ کرم النساء بیگم زوجہ ماسٹر امیر عالم گواہ شد: امیر عالم۔ گواہ شد: دانشمند پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی ضلع میرپور

وصیت ع ۱۱۲۵۹ میں رشیدہ بیگم فاروقہ زوجہ عبداللہ صاحب قادیان دارالامان عمر ۲۳ سال حال لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(نوٹ) یہ زیورات میں وقف جائداد کے سلسلہ میں وقف کر چکی ہوں۔ تفصیل زیورات۔ طلائی: ایک جوڑی کانٹے وزنی ایک تولہ تین ماشہ قیمتی ۱۴۰/- ایک بیرین ایک عدد وزن سات ماشہ ۵۰/- ایک عدد دستکار چیچی ایک تولہ ۱۰۰/- ایک عدد نکلس ۲ تولہ ۲۰۰/- انگشتری ۴ عدد ایک تولہ ۱۰۰/- کل قیمت ۵۵۴/- علاوہ ازیں پانچصد ۵۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے ایک سبز ارچین ۱/- ۱۰۵۴ اسی طرح کل رقم بن جاتی ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ہی بعد کی پیدا کردہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں تو وہ مجرا سمجھی جائے گی۔ اس وقت کی موجودہ جائداد کا ۱/۱۰ یعنی ۱۰۵/۸/- اقساط میں ادا کروں گی۔ الامتہ: رشیدہ بیگم فاروقہ زوجہ عبداللہ صاحب قادیان دارالبرکات حال لائلپور ڈی۔ گواہ شد: برادر موصیہ رشید احمد بقلم خود گواہ شد: عبداللہ خان بقلم خود خاوند موصیہ

وصیت ع ۱۱۲۶۰ میں برکت بی بی اہلیہ محمد الدین بٹ کشمیری عمر ۴۴ سال راولپنڈی جھنگی محلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت سوائے ایک جوڑی طلائی ڈنڈیاں کے اور کچھ نہیں۔ حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ڈنڈیاں وزنی سوا تولہ ۱/۴ قیمت ایکصد چونتیس روپیہ ۱۳۴/- موجودہ جائداد کا ایک ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو تو ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا۔ برکت بی بی گواہ شد: عبداللہ خان بقلم خود گواہ شد خورشید احمد ابن محمد الدین فرزند موصیہ۔

وصیت ع ۱۱۲۶۱ میں زینب بیگم زوجہ صوفی محمد فضل الٰہی صاحب ساکن قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے حق مہر کے عوض مجھے ایک مکان کا کرایہ جو میرے خاوند کے نام ہے۔ دس (۱۰) روپیہ ماہوار ملتا ہے اور یہی میری ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی میرے مرتے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ: زینب بیگم: گواہ شد: صوفی محمد فضل الٰہی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: صوفی نبی بخش مددگار کارکن بیت المال

وصیت ع ۱۱۲۶۲ میں بشیر احمد خان ولد عطا محمد خان صاحب مرحوم سکنہ چک $\frac{95}{G.R}$ منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ذاتی جائداد سوائے ماہوار تنخواہ مبلغ ۹۰/- Rs دوسرے کوئی نہیں ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ انجمن مذکور کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد: بشیر احمد خان۔

وصیت ع ۱۱۲۶۳ میں خورشید بیگم بنت فیروز دین احمد عمر ۱/۲ ۴۴ سال سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۸ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت زیورات میں سے ایک چھاٹ اور ایک جوڑی کانٹے ہیں۔ دونوں کا وزن تقریباً ایک تولہ ہے۔ موجودہ نرخ کے لحاظ سے کل قیمت تقریباً ایک سو ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مبلغ پانچ روپیہ ۵/- ماہوار مجھے والدین سے پاکٹ خرچ ملتا ہے۔ اس کے خرچ میں سے دسویں حصہ میں ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامتہ: موصیہ خورشید بیگم: گواہ شد: محمد الدین احمد محلہ جنڈ اں شہر سیالکوٹ گواہ شد: زبیدہ قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر۔

وصیت ع ۱۱۲۶۴ میں نصرت بیگم زوجہ ماسٹر محمد الدین صاحب عمر ۵۰ سال سیالکوٹ شہر محلہ جنڈاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۸ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے کچھ زیورات میرے پاس ہیں۔ جو والدین نے مجھے دیئے ہیں تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی کڑے۔ ایک عدد گلے کا چین۔ دو جوڑی کانٹے۔ دو عدد انگوٹھی۔ ان سب چیزوں کا مجموعی وزن قریباً نو تولہ ہے۔ اور قیمت قریباً ۹۰۰/- روپیہ ہو گی۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کر[تی ہوں]۔ الامتہ: نصرت بیگم موصیہ: گواہ شد: محمد الدین احمد محلہ جنڈاں شہر سیالکوٹ گواہ شد: زبیدہ قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

وصیت ع ۱۱۲۶۵ میں رمضان محمد ولد غلام محمد صاحب عمر ۱۸ سال چک $\frac{69}{R.B}$ گھسیٹ پور لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۸ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار تنخواہ ساٹھ ۶۰/- روپیہ ہے۔ جو کہ چند ماہ کے لئے عارضی ہے باقی مبلغ ۳۰/- روپے وظیفہ برائے تحصیل علم ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر بعد ازاں کوئی جائداد پیدا کر لوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ العبد: رمضان محمد واقف زندگی گواہ شد: بقلم خود سلطان علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گھسیٹ پور چک ۶۹ گواہ شد: نذیر احمد خان موضع گھسیٹ پور چک $\frac{69}{R.B}$ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

وصیت عـ ۱۱۲۶۶ میں محمد نصر اللہ خاں ولد چوہدری عبد اللہ خان عمر اٹھارہ سال ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{48}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں مجھے پندرہ روپے /۱۵ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کا حصہ میں برابر ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

المرقوم ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء محمد نصر اللہ الف۔ ایس سی حال ۱۲ اسی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد: عبد الحمید سپرنٹنڈنٹ انجینئر P.W.D Branch Lahore
گواہ شد: فتح محمد سیال ساکن قادیان حال ماڈل ٹاؤن لاہور

وصیت عـ ۱۱۲۷۰ میں چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری برکت علی صاحب موضع برجیاں خورد ڈاکخانہ برجیاں کلاں جالندھر حال اسسٹنٹ لینڈ ایکلیمیشن آفیسر لودھراں ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{48}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد /۳۰۲ تین سو دو روپے چار آنے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہوگا۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ المرقوم (موصی) بشیر احمد بقلم خود اسسٹنٹ لینڈ ایکلیمیشن آفیسر لودھراں ملتان۔ گواہ شد: محمد خان بقلم خود گواہ شد: عبد المغنی بقلم خود اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر انچارج سول ہوسٹل۔

وصیت عـ ۱۱۲۷۳ میں صالحہ بیگم عفیفہ زوجہ معقود خان عمر ۱۲ سال کراچی سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{48}$-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ایک ہزار /۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ نیز تین سو نقد /۳۰۰ بطور امانت موجود ہے۔ نکلس طلائی ایک عدد گھڑی چوڑی طلائی ایک عدد۔ بُندے طلائی ایک عدد انگوٹھی طلائی کل وزن سات تولہ قیمت سات سو روپیہ /۷۰۰ کل جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان (حال لاہور) کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہوگا۔ اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامۃ: صالحہ بیگم عفیفہ بقلم خود گواہ شد: معقود احمد واقف زندگی دفتر وکیل التجارت تحریک جدید لاہور خاوند موصیہ۔ گواہ شد: شیخ غلام حسین احمدی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کراچی

وصیت عـ ۱۱۲۷۶ میں بشیر احمد ولد شمس الدین صاحب عمر ۴۸ سال ساکن حویلی میاں خان لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{48}$-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اندازاً پانچصد روپیہ /۵۰۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی $\frac{6}{48}$-۸ العبد: کیپٹن ڈاکٹر خواجہ بشیر احمد ولد خواجہ شمس الدین حویلی میاں خان لاہور گواہ شد: عبد الرشید سیکرٹری مال حلقہ چابک سواراں لاہور گواہ شد: بقلم خود مفضل دین سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور

وصیت عـ ۱۱۲۷۷ میں شریفہ بی بی زوجہ عبد الغفور صاحب عمر ۲۲ سال سکنہ لاہور سابق پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{48}$-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ سو /۱۰۰ روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۴۸ء کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر جس قدر میرا متروکہ ہوگا۔ اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا: شریفہ بی بی: گواہ شد: عبد الغفور خاوند موصیہ مددگار نانبائی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گواہ شد: جلال دین رکن دفتر نظارت امور عامہ۔ لاہور

وصیت عـ ۱۱۲۷۸ میں حمیدہ بیگم زوجہ عبد الغفار مرحوم عمر ۴۴ سال سکنہ لاہور سابق لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{48}$-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس صرف دو تولہ سونا ہے۔ جس کی قیمت مبلغ /۲۰۰ دو سو روپیہ ہے۔ نیز میری ماہوار آمد /۲۱ اکیس روپیہ ہے جس کے $\frac{1}{10}$ حصہ وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد یا میرے مرنے پر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: حمیدہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد: عبد الوہاب احمد: گواہ شد: امۃ اللطیف سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ رتن باغ لاہور گواہ شد آمنہ بیگم اہلیہ سید گل نور

درخواست دعا: میرے بڑے بھائی سید محمد اعجاز احمد صاحب کا ایک خاص قسم کے پھوڑے کا اپریشن کیا گیا ہے اسکے بعد دوسرے پھوڑے کا جو خطرناک بتایا جاتا ہے۔ اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال)

کیا آپ جانتے ہیں

چھوٹی چھوٹی بچتیں بھی پوسٹ آفس سیونگز سرٹیفکیٹوں اور پاکستان ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں میں لگائی جا سکتی ہیں۔ جن کے ذریعہ حکومت کو تعلیم زراعت صنعت اور مواصلات کی ترقی اور طبی سہولتوں کے لئے کثیر رقم مہیا ہو سکتی ہے۔

مغربی پنجاب میں چھوٹی بچتوں کی اسکیم کے تحت اپریل ۱۹۴۹ء میں /۱۷۷۳ روپیہ کے سیونگ اسٹیمپ نیز مارچ میں ۱۰۳۷۵۳ اور اپریل میں ۵۵۸۲۱۵ سیونگز سرٹیفکیٹ فروخت ہوئے۔

---

۱۲ مئی ۱۹۴۹ء سے حکومت پاکستان نے کاشغر (سن کیانگ۔ چین) میں اپنا قونصل خانہ قائم کر دیا ہے۔

سندھ میں مہاجرین کی بحالی کے سلسلہ میں الاٹمنٹ کمیشنوں اور چیکنگ کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں ۲۵ افسران ہندو کی کوٹ شکار پور اور میر پور خاص میں تربیت دی جا رہی ہے جو الاٹمنٹ کمیٹیوں میں کام کریں گے۔

بلوچستان کے قحط زدہ اضلاع (کوئٹہ پشین و چاگی) میں آبپاشی کی سہولتوں کو ترقی دینے کے لئے مرکز کی طرف سے ۵ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ ضلع کمیٹیاں یہ کام نومبر ۱۹۴۹ء تک ختم کر دیں گی۔

پاکستان اور سعودی عربستان کے درمیان تجارتی ترقی کے امکانات کے بارے میں پاکستانی فرمیں پاکستانی سفارتخانہ جدہ سے براہ راست استفسارات کر سکتی ہیں۔

---

۵۰ سال کے بعد ترکی میں مذہب کا احیاء ہو رہا ہے۔ حکومت نے پرائمری سکولوں میں مذہبی تعلیم کی اجازت دی ہے۔ اماموں اور خطیبوں کی ٹریننگ اور ایک اعلیٰ دینی تعلیم گاہ کے قیام کا بندوبست بھی کیا جائے گا۔

اقبال اکیڈیمی علامہ اقبال کی تصانیف کا ترجمہ دیگر انگریزی۔ عربی۔ بنگالی وغیرہ میں کرائے گی نیز کلام کا ترجمہ اردو میں بھی ہوگا۔

۱۹۴۸ء میں پاکستان نے دنیا کی پٹ سن کی پیداوار کا ستر فی صدی حصہ پیدا کیا جس کی قیمت ۴۰ کروڑ ڈالر تھی۔

پاکستان کو "مصنوبہ بندوں کی جنت" کہا جاتا ہے یہاں پانچ سال اور دس سال کی کئی اسکیمیں بنائی جا چکی ہیں۔

برطانیہ پاکستان کو ہر ماہ ۸۰ لاکھ کا تجارتی سامان بھیجتا ہے۔

دسمبر ۱۹۴۷ء کی صنعتی کانفرنس نے ۲۷ نئی صنعتوں کی اسکیمیں مرتب کیں۔ پارچہ بافی کو ترقی دینے کے علاوہ پٹ سن، اون، ٹائر، کاغذ اور بھاری کیمیائی اشیاء کے کارخانے بھی قائم کئے جائیں گے۔

دل میں خون کے دباؤ کا ریکارڈ کرنے والا آلہ

لندن ۲۹ جون۔ اب یہ ممکن ہو گیا ہے۔ کہ ان کے دھڑکتے ہوئے دل میں ایک آلہ رکھ دیا جائے جو دورانِ خون کے نظام کا معائنہ کر سکتا ہے۔ اور کل روئی کی اطلاع دے سکتا ہے۔ اس ہفتہ برطانیہ کی طبی انجمن کا ایک سالانہ اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں برطانوی ڈاکٹروں نے جن طبی ایجادات کا ذکر کیا تھا۔ ان کی نمائش میں جدید عمل جراحی کے اس معجزہ کے بھی شامل ہونے کی توقع ہے۔

یہ آلہ ربڑ کی ایک نلکی کے سرے پر لگا ہوا ہے۔ یہ بازو کی ایک رگ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے آگے بڑھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے دل میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ وہاں یہ دل کے مختلف حصوں میں خون کے دباؤ کا ریکارڈ کرتا ہے۔ اور سرجن کو یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ دل کا کونسا حصہ صحیح طور پر کام نہیں کر رہا ہے۔ اور کیا خرابی ہے۔ جب سرجن کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ خرابی کیا ہے۔ تو یہ بات اب ممکن ہے۔ کہ وہ دل کا ایک نازک سا اپریشن کر کے اس کا علاج کر دے۔

نلکی کے سرے پر ایسا مادہ بھر کر جس سے ایکسرے گذر نہ سکیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کچھ عکس ریز فوٹو لئے جا سکیں۔ تا کہ ڈاکٹر کی اطلاعات کو تقویت پہنچ جائے۔

توقع ہے کہ اس کانفرنس میں ایک نئی دوا کا حال بھی بیان کیا جائیگا۔ وہ پیٹ کی تیزابیت کو کم کرتی ہے (اسٹار)

ہاتھی کے لئے جوتا

لندن ۲۹ جون۔ جرمنی سے جن ہاتھیوں کو مستعار مانگا گیا تھا۔ ان میں سے ایک کے پاؤں میں کچھ تکلیف ہو گئی۔ سرجن نے معائنہ کے بعد بتایا۔ کہ اس کا ٹخنہ کمزور ہے۔ اسکی وجہ سے ماہروں نے اس کے لئے خاص طور پر چمڑے کا ایک جوتا بنا دیا۔ جو ٹخنہ پر آ کر کس جاتا ہے۔ ہاتھی نے جوتا پہن کر کچھ اجنبی محسوس نہیں کیا۔ اس کے پیر کی تکلیف جاتی رہی۔ (اسٹار)

کتوں کے اسکول

لندن ۲۹ جون۔ کتوں کی خوبصورتی کی دکانوں کے بعد اب کتوں کے لئے اسکول قائم ہوئے ہیں۔ یہ نظریہ امریکہ سے آیا ہے۔ اور ایک اسکول کتے شاگردوں سے بھرا ہوا ہے۔ جنہیں گھر کے طور طریقے فرمانبرداری اور سڑک پر خاموش چلنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ (اسٹار)

امریکی باشندوں کی برطانیہ پر چڑھائی

لندن ۲۹ جون۔ حال ہی میں جو سیاح بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ صرف ایک طیارہ پر ایک دن میں نیویارک سے ۱۲۰ مسافر یہاں پہنچے۔ نیویارک اور لندن کے درمیان جہازوں کی آمد و رفت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

یورپ کی بلند ترین لفٹ

لندن ۲۹ جون۔ یورپ کی سب سے بلند لفٹ نے پھر کام شروع کر دیا ہے۔ یہ لفٹ ویسٹ منسٹر کیتھیڈرل میں لگی ہوئی ہے۔ یہ ۳۰ سیکنڈ میں مسافروں کو ۱۸۵ فٹ بلند پہنچا دیتی ہے۔ (اسٹار)

دق کا علاج کرنے کیلئے نئی دوا

نیویارک ۲۹ جون۔ امریکہ کے ایک ہوشیار سائنسدان نے ایک نئی دوا دریافت کی ہے۔ اس دوا کے جو ابتدائی تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے یہ امید پیدا ہوتی ہے۔ کہ آخر کار دق کا ایک علاج معلوم ہو جائیگا۔ اب تک اس کے جانوروں پر تجربے کئے گئے ہیں۔ جن بلی اور چوہوں کو یہ دوا دی گئی۔ انہوں نے دق کی بیماری کا مقابلہ کیا۔ جبکہ دوا استعمال نہ کرنے والے جانوروں میں سے نصف مر گئے۔ اسے ڈاکٹر سلیمان دیکھیمن نے دریافت کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ انہیں امید واثق ہے۔ کہ کچھ ہی عرصہ میں دق نمونیہ کی طرح ایک معمولی بیماری ہو کر رہ جائیگی۔

جنوبی افریقہ کے وزیر مالیات کو

برطانیہ جانے کی دعوت

کیپ ٹاؤن ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے وزیر مالیات مسٹر ایچ۔ سی۔ ہوٹیکا برطانوی حکومت کی دعوت پر عنقریب ہی برطانیہ جائیں گے۔ اس دعوت کا مقصد ان اقتصادی دشواریوں پر غور کرنا ہے۔ جو اسٹرلنگ کے تبادلہ کے انتظامات کے سلسلہ میں پیش آ رہی ہیں۔ اور امریکہ کی جانب سے بھی برطانیہ پر زور پڑ رہا ہے۔

اطلاع منظر ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے دوسرے وزراء مالیات کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ اور عنقریب ہی لندن سے ایک سرکاری اعلان ہونے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

ماسکو کا غیر ذمہ دارانہ پراپیگنڈا

کنبرا ۲۹ جون۔ ماسکو ریڈیو نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ آسٹریلیا نے ۲۰ ہزار تارک وطن افراد کو غلام بنا لیا ہے۔ اور وہ انتہائی خراب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا کی وزارت داخلہ نے ان الزامات کو "غیر ذمہ دارانہ بکواس" سے تعبیر کیا ہے۔ تارک وطن مزدوروں کو بھی وہی تنخواہ ملتی ہے اور اسکی ملازمت کے شرائط بھی وہی ہیں۔ جو ایک آسٹریلوی مزدور کے ہوتے ہیں۔ (اسٹار)

دنیا کا سب سے چھوٹا طیارہ

لندن ۲۹ جون۔ امریکہ کے دو انجنیئروں نے اپنے خالی اوقات میں ایک طیارہ تیار کیا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے چھوٹا طیارہ ہے۔ اس کا وزن ۱۲ اسٹون (۱۶۸ پونڈ) ہے۔ وہ جولائی کے آخر میں ایک شاندار فضائی مظاہرہ میں شرکت کے لئے ۶ ہزار میل کا سفر طے کر کے نیوفونڈلینڈ سے انگلستان آ رہا ہے۔ چونکہ اسکی جسامت چھوٹی ہے۔ اس لئے ہوا باز اسکی چھت پر لیٹ جائیگا۔ (اسٹار)

مشرقی پنجاب اور اسکی ریاستوں میں رہن شدہ اشیاء کی واپسی

کراچی ۳۰ جون۔ مشرقی پنجاب اور اسکی ریاستوں کے جن مسلمان مہاجروں نے اپنی چھوٹی موٹی اشیاء مثلاً سونے اور چاندی کے زیورات وہاں کے باشندوں کے پاس رہن رکھ دئے تھے۔ وہ اب واپس لے جا سکتے ہیں۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ جالندھر چھاؤنی نے اب اس قسم کی اشیاء کی واپسی کا بندوبست کیا ہے۔ اس سلسلے میں زرِ رہن کے ہمراہ حسب ذیل تفصیلات ڈپٹی ہائی کمشنر کو بہم پہنچائی جائیں۔ یہ اشیاء مشرقی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں میں تخلیہ کنندگان کے کسٹوڈین کی معرفت واپس کی جائیں گی۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان مقیم جالندھر کے پاس حسب ذیل تفصیلات بھیجی جائیں۔

(۱) راہن کا مکمل سابقہ اور موجودہ پتہ۔ (۲) مرتہن کا مکمل پتہ۔ (۳) مرتہن کی رسیدات۔ (۴) اشیاء کی تفصیلات (۵) رہن شدہ اشیاء کی قیمت کا تخمینہ۔ (۶) یہ اشیاء کتنی رقم کے عوض رہن رکھی گئی تھیں۔

ڈپٹی ہائی کمشنر ان تفصیلات کے موصول ہونے پر تخلیہ کنندگان کے کسٹوڈین سے رجوع کریگا۔ اور مذاکرات کی تکمیل کے بعد راہن کو اطلاع دی جائے گی۔ اس وقت تک مرہونہ اشیاء کی واپسی عمل میں نہ آئیگی۔

ریلوے اور فوج کے حسابات

آڈٹ اور اکاؤنٹس کے محکمے الگ الگ کر دیئے گئے

کراچی ۲۹ جون۔ تقسیم کے وقت ریلوے اور فوج کے حسابات کے محکموں میں آڈٹ اور اکاؤنٹس کے شعبے عارضی طور سے ملا دیئے گئے تھے۔ اب صورت حال معمول پر آ گئی ہے۔ اور طے کیا گیا ہے۔ کہ ان محکموں میں یکم جولائی ۱۹۴۹ء سے آڈٹ اور اکاؤنٹس الگ الگ کر دیئے جائیں۔ متذکرہ بالا تاریخ سے اکاؤنٹنٹ جنرل ملٹری کو باعتبار عہدہ چیف کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس کہا جائیگا۔ اور این۔ ڈبلیو کا چیف آڈیٹر این۔ ڈبلیو۔ آر کا فنانشل ایڈوائیزر اور ای۔ بی۔ آر کا چیف آڈیٹر۔ ای۔ بی۔ آر کا چیف اکاؤنٹس آفیسر کہلائے گا۔

ڈرائیور کی غلط فہمی

لنڈن ۲۹ جون۔ ایک ڈرائیور برسوں سے ایک منزل کی بس چلایا کرتا تھا۔ وہ لنڈن ٹرانسپورٹ میں ملازم تھا۔ اسے کبھی کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ اسکی وجہ سے اسے عمدہ چلانے کا بہترین انعام دیا گیا۔ لیکن حال ہی میں اس پر مناسب احتیاط سے گاڑی نہ چلانے کے الزام میں جرمانہ کیا گیا ہے وہ ایک دو منزلی بس ایک نیچے پل کے نیچے سے لے گیا جس کی وجہ سے بالائی حصہ ٹوٹ پھوٹ گیا۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ بھول گیا تھا۔ کہ وہ ایک دو منزلی بس چلا رہا ہے۔ لیکن بس کے کسی مسافر کو کوئی چوٹ نہیں آئی اور اس کے سابقہ عمدہ ریکارڈ کی وجہ سے اس پر الزام نہیں لگایا گیا۔ (اسٹار)

صنعتی و تجارتی اطلاعات

قلعی کے ڈبوں کی درآمد

حکومت نے پاکستان آئرن اینڈ اسٹیل سنڈیکیٹ کراچی کی معرفت جو قلعی کے ڈبے درآمد کئے ہیں۔ ان کی قیمت فروخت گودام میں ۸۷۶۶ روپے فی ٹن مقرر کی گئی ہے۔ مغربی اور مشرقی پاکستان میں اب قلعی باقاعدہ طور پر درآمد ہونے لگے گی۔ اور پاکستان میں اسکی قلت نہیں رہے گی۔

دولت پاکستان بنک کی شرح

دولت پاکستان بنک کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور وہ حسب سابق ۳ فی صدی پر قائم رہے۔

سعودی عرب سے تجارتی استفسارات

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تجارتی ترقی کے امکانات کے بارے میں پاکستانی فرمیں اب پاکستانی سفارت خانہ مقیم جدہ سے براہِ راست فوری استفسارات کر سکتی ہیں۔ فرموں کو چاہئے کہ وہ فوری استفسارات کے سوائے تمام دیگر قسم کے استفسارات تجارتی معلومات و اعداد و شمار کے محکمہ کے پاس بھیجیں۔

پاکستان میں غلہ کی پیداوار

گذشتہ پانچ سال میں پاکستان میں غلہ کی پیداوار کی اوسط ایک کروڑ چند لاکھ ٹن رہی ۱۹۴۸-۴۹ء کے لئے غلہ کے صرف کا اندازہ ایک کروڑ بتیس لاکھ ٹن ہے۔ یعنی غلہ خصوصاً چاول کی کمی ہے۔